١٣٠٥هـ

# اسماء الأربعين

## في شفاعة سيد المحبوبين

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

**الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي**

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

## ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

# اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین

## (محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں سنانا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

### مسئلہ ۱۶۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان فرمایئے اجر دئے جاؤ گے۔ ت)

### الجواب

الحمد للہ البصیر السمیع والصلوۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلٰی اٰلہ وصحبہ کل مساء وسطیع۔

سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے جو دیکھنے والا سننے والا ہے، اور درود وسلام نازل ہو بشارت دینے والے شفاعت کرنے والے پر اور اس کے آل واصحاب پر ہر شام کو اور ہر صبح کو۔ (ت)

سُبحان اللہ! ایسے سوال سُن کر تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنیت اور ایسے واضح

www.alahazratnetwork.org



عقائد میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احادیثِ شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں۔ بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہرگونہ کتابیں صحاح، سُنن، مسانید، معاجیم، جوامع، مصنفات ان سے مالامال۔ اہلِ سنّت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان و اطفال بلکہ دہقانی جُہّال بھی اس عقیدے سے آگاہ۔ خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچّے کی زبان پر جاری، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و بارک وشرّف ومجّد وکرّم۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہٗ نے رسالہ "سمع وطاعۃ لاحادیث الشفاعۃ" میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی، (یہاں) بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت، اور ان سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں:

## الآیات

**آیت اُولٰی**[1]: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

عسٰی ان یبعثک ربّک مقاما محمودا[1] قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود میں بھیجے۔

حدیث شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی، مقامِ محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: ھو الشفاعۃ[2] وہ شفاعت ہے۔

**آیت ثانیہ**[2]: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

ولسوف یعطیک ربّک فترضٰی[3] اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہوجائے گا۔

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہٗ سے راوی، جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

اذًا لا ارضٰی وواحد من امتی فی النار[4] یعنی جب اللہ تعالٰی نے مجھ سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔

---

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

[2] جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۴۲

[3] القرآن الکریم ۹۳/ ۵

[4] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۹۳/ ۵ المطبعۃ البہیۃ المصریۃ مصر ۳۱/ ۲۱۳

www.alahazratnetwork.org



اللّٰھم صلّ وسلّم و بارك علیہ۔

طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند میں جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اشفع لامتی حتی ینادینی ربی قد ارضیت یامحمد فاقول ای رب قد رضیت۔[1]

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا، اے رب میرے! میں راضی ہوا۔

**آیت ثالثہ**[3]: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

واستغفر لذنبك وللمؤمنین والمؤمنٰت[2]

اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اس آیت میں اللہ تعالٰی اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کا یہ کا نام ہے!

**آیت رابعہ**[4]: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوك فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما[3]

اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں، پھر خدا سے استغفار کریں، اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالٰی کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔

اِس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کرکے اس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اُس سے درخواستِ شفاعت کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائیگا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

**آیت خامسہ**[5]: قال اللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا):

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۲۰۸۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/۴۴
الترغیب والترہیب کتاب البعث فصل فی الشفاعۃ مصطفی البابی مصر ۴/۴۴۶
الدر المنثور تحت الآیۃ ۹۳/۵ مکتبۃ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۶/۳۶۱

[2] القرآن الکریم ۴۷/۱۹

[3] " ۴/۶۴

www.alahazratnetwork.org



واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لوّوا رءوسھم[1]

جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اس آیت میں منافقوں کا حال بدمآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے، پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے ؎

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

وصلی اللہ تعالٰی علٰی شفیع المذنبین وآلہٖ وصحبہ وحزبہٖ اجمعین۔

اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے پر اور ان کی آل، اصحاب اور تمام امت پر۔ (ت)

## الاحادیث

شفاعت کبرٰی کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک۔ اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے۔

لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے۔ سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین، سیّد الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انا لھا انا لھا

---

[1] القرآن الکریم ۶۳/ ۵

[2] البدایۃ والنہایۃ ذکر ثناء اللہ ورسولہ الکریم علی عبدہ وخلیلہ ابراہیم مکتبۃ المعارف بیروت ۱/ ۱۷۱

صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۰

بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔

میں اِن مشہور حدیثوں کے سوا ایک **اربعین** یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوشِ عوام تک کم پہنچی ہوں، جن سے مسلمانوں کا ایمان ترقی پائے، منکر کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو جو بعض بد دینوں، خدا ناترسوں، ناحق کوشوں، باطل کیشوں نے معنیٔ شفاعت میں کیں اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دِل سے گھڑی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم شفاعت کے لئے متعین ہیں، انہی کی سرکار بیکس پناہ ہے، انہی کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے، نہ جس طرح ایک بدمذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتا دیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم)، نہ یہ کہ بات گول رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے۔

یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لئے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و ترساں و لرزاں ہے جس طرح ایک دُزدِ باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے، نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انھیں شفیع المذنبین کیا، اُن کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں، پُرگناہوں، سیاہ کاروں، ستم گاروں کے لئے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے ؏

ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از من

(میں ڈرتا ہوں کہ گناہوں کا دامن میری وجہ سے آلودہ ہو جائیگا۔ ت)

وحسبنا اللہ تعالیٰ ونعم الوکیل و الصلوٰۃ والسلام علی الشفیع الجمیل وعلیٰ آلہ وصحبہ بالوف التبجیل والحمد للہ

اور اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور کیا ہی خوب کارساز ہے۔ اور درود و سلام نازل ہو جمال والے شفیع پر اور ان کے آل و اصحاب پر ہزاروں تعظیم و تکریم کے ساتھ۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، میں ہوں شفاعت کے لئے۔

پھر اپنے رب کریم جل جلالہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

یامحمد ارفع رأسك وقل تسمع و سل تعطه واشفع تشفع۔[1]

اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمھاری بات سُنی جائیگی اور مانگو کہ تمھیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمھاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقامِ محمود ہوگا جہاں تمام اوّلین و آخرین میں حضور کی تعریف و حمد و ثناء کا غُل پڑ جائے گا اور موافق و مخالف سب پر کھُل جائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور مالک عظیم جل جلالہٗ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولےٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں، والحمد للہ رب العٰلمین (اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت) اسی لئے اللہ تعالےٰ اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصبِ شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے والحمد للہ رب العٰلمین (اور تمام تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت)

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہلِ اسلام میں معروف و مشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں، شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ اور انھیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخششِ گنہگاران کیلئے

---

[1] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ولقد ارسلنا نوحًا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۷۰
" کتاب الرقاق باب صفۃ الجنۃ والنار " " " ۲/۹۷۱
" کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ لما خلقت بیدی " " " ۲/۱۱۰۲
" " باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ " " " ۲/۱۱۰۸
باب قول الرب یوم القیٰمۃ مع الانبیاء وغیرہم " " " ۲/۱۱۱۸
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ " " " ۱/۱۰۸ تا ۱۱۱

www.alahazratnetwork.org





رب العٰلمین۔ جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

**حدیث ۱ و ۲:** امام احمد بسندِ صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خُیّرت بین الشفاعة وبین ان یدخل نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانّها اعمّ واکفٰی ترونها للمتقین لا ولکنّها للمذنبین الخطّائین المتلوثین[1]

اللہ تعالٰی نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنیوالی ہے، کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان گنہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیه والحمد للہ رب العٰلمین۔

اے اللہ! درود وسلام اور برکت نازل فرما ان پر، اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

**حدیث ۳:** ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی للھالکین من اُمتی[2]

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنھیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صلے اللہ علیک۔

**حدیث ۴ تا ۸:** حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس

---

[1] سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹
مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمر المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۷۵
[2] الکامل لابن عدی ترجمہ عمرو بن الحزم دار الفکر بیروت ۵/ ۱۸۰۱
کنز العمال حدیث ۳۹۰۷۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۴۰۱

www.alahazratnetwork.org



اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

شفاعتی یوم القیٰمۃ لاھل الکبائر من امتی[1] — میری شفاعت میری اُمت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم، والحمد للہ رب العٰلمین۔ — اللہ تعالٰی آپ پر درود و سلام نازل فرمائے، اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے (ت)

**حدیث ۹:** ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا،

شفاعتی لاھل الذنوب من امتی۔ — میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی، وان زنٰی وان سرق (اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو) فرمایا، وان زنٰی وان سرق علٰی رغم انف ابی الدرداء[2] (اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے)۔

**حدیث ۱۰ و ۱۱:** طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

---

[1] سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۲۹
سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی الشفاعۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹۶
جامع الترمذی ابواب صفۃ القیٰمۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۶۶
المستدرک للحاکم کتاب الایمان شفاعتی لاہل الکبائر من امتی دار الفکر بیروت ۱/ ۶۹
السنن الکبرٰی کتاب الجنایات ۸/ ۱۷ وکتاب الشہادات ۱۰/ ۱۹۰ دار صادر بیروت
المعجم الکبیر حدیث ۱۱۴۵۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۱/ ۱۸۹
موارد الظمآن الٰی زوائد ابن حبان حدیث ۲۵۹۶ المطبعۃ السلفیہ ص ۶۴۵
کنز العمال حدیث ۳۹۰۵۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۸

[2] تاریخ بغداد ترجمہ محمد بن ابراہیم الغازی ابن البصری دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۴۱۶

www.alahazratnetwork.org

ان اشفع یوم القیٰمۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر[1] ۵ یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر، ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

**حدیث ۱۲:** بخاری، مسلم، حاکم، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، واللفظ لھٰذین (اور لفظ حاکم و بیہقی کے ہیں۔ ت) حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی لمن شھد ان لا الٰہ الا اللہ مخلصًا یصدق قلبہ لسانہ[2] میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

**حدیث ۱۳:** احمد، طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہا اوسع لھم وھی لمن مات ولا یشرک باللہ شیئا[3] شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جو اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

**حدیث ۱۴:** طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اٰتی جھنم فاضرب بابھا فیفتح لی فادخلھا فاحمد اللہ محامد ما حمدہ احد قبلی مثلھا ولا یحمدہ احد بعدی میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لیجاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں نہ میرے بعد کوئی کرے، پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن بریدہ الاسلمی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۳۴۷
المعجم الاوسط حدیث ۵۳۵۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/ ۱۷۲
کنز العمال حدیث ۳۹۰۶۲ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۹

[2] المستدرک للحاکم کتاب الایمان شفاعتی لمن شھد الخ دار الفکر بیروت ۱/ ۷۰

[3] مسند احمد بن حنبل عن ابی موسٰی الاشعری المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۴۰۴ و ۴۱۵
کنز العمال حدیث ۳۹۰۷۹ و ۳۹۰۸۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۴/ ۴۰۳
مجمع الزوائد کتاب البعث باب ماجاء فی الشفاعۃ دار الکتاب بیروت ۱۰/ ۳۶۸ و ۳۶۹

www.alahazratnetwork.org



ثم اخرج منہا من قال لا الٰہ الا اللہ،[1] ملخصا۔ لوں گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا۔

**حدیث ۱۵:** حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں،

یوضع للانبیاء منابر من ذھب فیجلسون علیھا ویبقی منبری لا اجلس علیہ اولا اقعد علیہ قائما بین یدی ربی مخافۃ ان یبعث بی الی الجنۃ ویبقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی امتی، فیقول اللہ عزوجل یا محمد ما ترید ان اصنع بامتک، فاقول یا رب عجل حسابھم فما ازال اشفع حتی اعطی صکاکا برجال قد بعث بھم الی النار حتی ان مالکا خازن النار لیقول یا محمد ما ترکت لغضب ربک فی امتک من نقمۃ۔[2]

انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے، اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے، پھر عرض کروں گا اے رب میرے! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالٰی فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنھیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ دوزخ عرض کرے گا اے محمد! آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

اللھم صل و بارک علیہ و الحمد للہ رب العٰلمین۔

اے اللہ! درود و برکت نازل فرما اُن پر، اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۳۸۵، مکتبہ المعارف ریاض ۴/ ۵۰۳

[2] المستدرک للحاکم کتاب الایمان باب للانبیاء منابر من ذھب دار الفکر بیروت ۱/ ۶۵ و ۶۶
المعجم الاوسط حدیث ۲۹۵۸ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/ ۴۴۶ و ۴۴۷
الترغیب والترھیب کتاب البعث فصل فی الشفاعۃ مصطفی البابی مصر ۴/ ۴۴۶

www.alahazratnetwork.org



**حدیث ۱۶ تا ۲۱:** بخاری ومسلم ونسائی حضرت جابر بن عبداللہ، اور احمد بسندِ حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار اور طبرانی وبیہقی وابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد بسندِ حسن وبزار بسندِ جید ودارمی وابن ابی شیبہ وابویعلٰی وابونعیم وبیہقی حضرت ابوذر، اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری، اور کبیر میں حضرت سائب ابن یزید، اور احمد باسنادِ حسن اور ابن ابی شیبہ وطبرانی حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی:

واللفظ لجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واُعطیت ما لم یعط احدٌ قبلی الٰی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واعطیت الشفاعۃ۔[1]

اور لفظ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا۔" یہاں تک فرمایا کہ "مجھے شفاعت دی گئی۔" (ت)

ان چھیوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کردیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

**حدیث ۲۲ و ۲۳:** ابن عباس وابوسعید وابوموسٰی سے انھیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد وبخاری ومسلم نے انس اور شیخین نے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین) سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] صحیح بخاری کتاب التیمم وقولہ تعالٰی فلم تجدوا ماءً قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۸
" کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجداً " " ۱/۶۲
صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۹۹
سنن النسائی کتاب الغسل والتیمم باب التیمم بالصعید نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۷۴
مسند احمد بن حنبل عن ابن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۰۱
المعجم الکبیر " " " حدیث ۱۱۰۸۵ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۱/۷۳
مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر المکتب الاسلامی بیروت ۵/۱۶۲
الترغیب والترھیب بحوالہ البزار فصل فی الشفاعۃ مصطفٰی البابی مصر ۴/۴۳۳
المعجم الاوسط حدیث ۷۴۳۵ مکتبۃ المعارف ریاض ۸/۲۱۲
المعجم الکبیر عن سائب بن یزید حدیث ۶۶۷۳ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۷/۱۵۵
مسند احمد بن حنبل عن ابی موسٰی المکتب الاسلامی بیروت ۴/۴۰۴

www.alahazratnetwork.org



ان لکل نبی دعوۃ قد دعابہا فی امتہ واستجیب لہ[1]، وھذا اللفظ لانس ولفظ ابی سعید لیس من نبی الا وقد اُعطی دعوۃ فتعجلہا[2] (ولفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اُعطی سؤلہ[3] رجعنا الی لفظ انس والفاظ الباقین کمثلہ معنًی قال وانی اختبأت دعوتی شفاعۃ لاُمتی یوم القیٰمۃ[4] (زاد موسٰی) جعلتہا لمن مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا[5]

ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہے جو وہ اپنی امت کے بارے میں کرچکا ہے اور وہ قبول ہوئی ہے، یہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ ہیں۔ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ یوں ہیں کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر یہ کہ اُسے ایک خاص دعا عطا ہوئی جسے اس نے دنیا میں مانگ لیا ــــ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لفظ ہیں کہ کوئی نبی نہ بچا جس کو خاص دُعا عطا نہ ہوئی ہو۔ ہم حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے الفاظ کی طرف رجوع کرتے ہیں، باقی راویوں کے الفاظ معنٰی کے اعتبار سے اُن ہی کی مثل ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے بچا رکھا ہے"۔ ابوموسٰی نے اضافہ کیا کہ میں ہر اُس امتی کے لئے شفاعت کروں گا جو اس حال پر مرا کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا۔

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دُعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دُعا انھیں خاص جناب باری تبارک وتعالٰی سے ملتی ہے کہ جو چاہے مانگ لو بیشک دیا جائے گا۔ تمام انبیاء آدم سے عیسٰی تک (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سب اپنی اپنی وہ دُعا دنیا میں کرچکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی،

---

[1] صحیح بخاری کتاب الدعوات باب قول اللہ تعالٰی ادعونی استجب لکم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۳۲
صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ " " " ۱/ ۱۱۳
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۰۸

[2] مسند احمد بن حنبل عن ابی سعید الخدری " " " " " " ۳/ ۲۰

[3] السنن الکبری کتاب الصلوٰۃ باب اینما ادرکتک الصلوٰۃ فصل الخ دار صادر بیروت ۲/ ۴۳۳

[4] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۳
مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۰۸

[5] مسند احمد بن حنبل عن ابی موسٰی الاشعری " " " ۴/ ۴۱۶

www.alahazratnetwork.org



وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے قیامت کے دن، میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اُٹھی۔

اللّٰھم ارزقنا بجاھہ عندك اٰمین ! اے اللہ ! ہمیں انکی اس وجاہت کے صدقے میں عطا فرما جو اُن کو تیری بارگاہ میں حاصل ہے (ت)

اللہ اکبر ! اے گنہگارانِ اُمت ! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہ کمالِ رأفت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی عزجلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا، حضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لئے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرما دئے، دو سوال دُنیا میں کئے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمہاری اُس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف و رحیم آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)۔ حق فرمایا حضرت حق عزوجل نے:

عزیزٌ علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم[1] اُن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔ (ت)

واللہ العظیم ! قسم اس کی جس نے انھیں آپ پر مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)، الٰہی ! تو ہمارا عجز و ضعف اور اُن کے حقوقِ عظیمہ کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادر ! اے واجد ! ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور ان کی رحمتوں کو مکافی۔

اللّٰھم صلّ وسلم وبارك علیہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ قدر رأفتہ و رحمتہ بامتہ وقدر رأفتك ورحمتك بہ اٰمین اٰمین الٰہ الحق اٰمین ! اے اللہ ! درود و سلام اور برکت نازل فرما آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر جتنا کہ وہ اپنی اُمت پر مہربان ہیں اور جس قدر تو ان پر مہربان ہے۔ اے معبود برحق ! ہماری دُعا قبول فرما۔ (ت)

سبحٰن اللہ ! اُمتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے، کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی ان کی تعظیم پر بگڑ کر کرتا ہے، افعالِ محبت کا بدعت نام، اجلال و ادب

[1] القرآن الکریم ۹/ ۱۲۸

www.alahazratnetwork.org



پر شرک کے احکام،

انا للہ و انا الیہ راجعون ، و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بے شک ہم اللہ تعالٰی کے لئے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں، اور اللہ بلند و عظیم کی توفیق کے بغیر نہ تو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت۔ (ت)

**حدیث ۲۴:** صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالٰی نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کرلی اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما، الٰہی! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ و اخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم[1] اور تیسری عرض اس دن کے لئے اٹھا رکھی جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

وصل وسلم و بارک علیہ والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور درود و سلام و برکت نازل فرما اُن پر۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

**حدیث ۲۵:** بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شبِ اسرٰی اپنے رب سے عرض کی، تُو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے۔ رب عزمجدہٗ نے فرمایا: اعطیتک خیرا من ذٰلک (الٰی قولہ) خبأت شفاعتک و لم اخبأھا لنبی غیرک[2] میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

**حدیث ۲۶:** ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۱۲۷

صحیح مسلم کتاب فضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۷۳

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۴

www.alahazratnetwork.org



اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر[1]

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

**حدیث ۲۷ تا ۴۰:** ابن منیع، حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیٰمۃ حق فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اھلھا[2]

میری شفاعت روزِ قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔

منکر مسکین اس حدیثِ متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

اللّٰھم انک تعلم ھدیت فامنا بشفاعۃ حبیبک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فاجعلنا من اھلھا فی الدنیا والاٰخرۃ یا اھل التقوٰی واھل المغفرۃ واجعل اشرف صلواتک وانمی برکاتک وازکٰی تحیاتک علٰی ھٰذا الحبیب المجتبٰی والشفیع المرتجٰی وعلٰی اٰلہ وصحبہ دائما ابدا اٰمین یا ارحم الراحمین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

اے اللہ! تُو جانتا ہے، بیشک تُو نے ہدایت عطا فرمائی ہے، تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دُنیا و آخرت میں لائق شفاعت بنادے۔ اے تقوٰی و مغفرت والے! اپنا افضل درود، اکثر برکات اور پاکیزہ تحیات بھیج اس منتخب محبوب پر جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اے بہترین رحم فرمانیوالے! ہماری دُعا کو قبول فرما۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ (ت)

---

[1] جامع الترمذی ابواب المناقب باب منہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱
سنن ابن ماجہ ابواب الزہد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۳۳۰
المستدرک للحاکم کتاب الایمان باب اذا کان یوم القیٰمۃ الخ دار الفکر بیروت ۱/ ۷۱

[2] کنز العمال بحوالہ ابن منیع عن زید بن ارقم الخ حدیث ۳۹۰۵۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴/ ۳۹۹